



1

اقتصادی جائزہ

1 اقتصادی جائزہ

1.1 عمومی جائزہ

جدول 1.1: منتخب اقتصادی اظہارے

م 26ء		م 25ء		شرح نمو (فیصد)		
شش 1	شش 2	شش 1	شش 2	شش 1	شش 2	
3.8	3.9	3.6	4.2	1.9	4.2	حقیقی جی ڈی پی الف
2.2	1.8	2.7	1.6	1.4	1.6	زری شعبہ
3.1	3.7	2.4	3.5	2.6	3.5	خدمات کا شعبہ
8.1	7.4	8.9	10.0	0.5	10.0	صنعتی شعبہ
4.8	5.7	3.9	0.3	-1.8	0.3	بڑے پیمانے کی ایشیا سازی
5.2	6.0	4.3	1.9	7.2	1.9	قومی صارف اشاریہ الف
0.9	0.9	13.9	11.9	22.8	11.9	نئی شعبے کا قرضہ
18.8	18.8	12.0	12.9	10.2	12.9	رشد زور سال بسال ۳
-5.0	-13.9	5.8	1.2	7.7	1.2	برآمدات ۳
12.4	16.3	8.7	12.6	9.8	12.6	درآمدات ۳
1.3	0.4	0.9	-1.8	-0.1	-0.1	شرح مبادلہ - اضافہ (+) / کمی (-) ۳
9.5	7.0	12.5	26.4	25.9	26.4	ایف بی آر کے ٹیکس حاصل ۴
10.5	10.5	11.0	11.0	13.0	11.0	پالیسی شرح (مدت کے آخر میں) ۳
اروپ ڈالر						
19.7	10.2	9.5	20.4	17.8	20.4	ترسیلات ۳
1.8	0.9	0.9	1.8	2.5	1.8	بیرونی برادراست سرمایہ کاری ۳
0.7	0.3	0.4	2.7	-0.4	2.7	زر مبادلہ کے قرضے (خاص) ۳
-1.4	-0.6	-0.7	0.9	0.9	0.9	کرنٹ اکاؤنٹ کی رقم ۳
16.1	16.1	14.2	14.5	11.7	14.5	اسٹیٹ بینک کے سیال زر مبادلہ ذخائر
جی ڈی پی کا فیصد						
0.4	-1.2	1.6	-4.1	-1.3	-1.3	مالیاتی توازن ۴
3.2	0.5	2.7	-0.8	3.2	3.2	بنیادی توازن ۴

ماخذ: الف - پاکستان دفتر شماریات؛ ۳ - اسٹیٹ بینک؛ ۴ - وزارت خزانہ

سود کی ادائیگیوں میں تیزی سے کمی نے ادا کیا۔ اجناس کی سازگار قیمتوں اور آئی ایم ایف کے پروگرام نے بھی مجموعی معاشی حالات میں ساتھ دیا۔ چنانچہ میکرو اکنامک استحکام نے نمو کی رفتار کی معاونت کی۔

صنعت میں نمودار صل بڑے پیمانے کی ایشیا سازی (ایل ایس ایم) کی پیداوار بحال ہونے کا نتیجہ تھی۔ اس کے علاوہ تعمیرات اور بجلی، گیس اور پانی کی فراہمی میں قدر اضافی بھی حاصل ہوئی، جبکہ کان کنی اور کوہ کنی میں سکڑاؤ

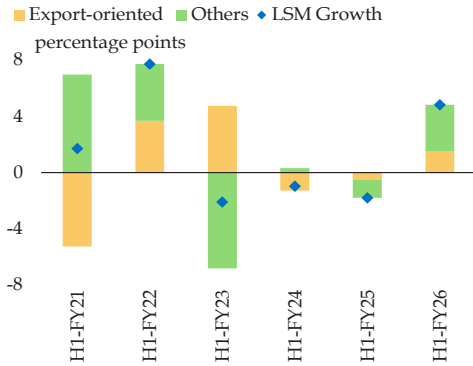
مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں عالمی تجارت میں غیر یقینی صورت حال اور ملک میں سیلابوں کے باوجود اقتصادی استحکام مزید مضبوط ہوا۔ تاہم، فروری 2026ء سے مشرق وسطیٰ میں جنگ سے غیر یقینی کیفیت بڑھی جس نے معاشی منظر نامے کے لیے نمایاں خطرات پیدا کر دیے۔ تیل کی بین الاقوامی قیمتوں میں اضافے نے حکومت کو کفایت شعاری کے اقدامات نافذ کرنے پر مجبور کر دیا تاکہ اقتصادی استحکام برقرار رکھا جائے۔ مستقبل میں جنگ کی طوالت اور شدت پر یہ بات منحصر ہے کہ اس کا پاکستان میں مہنگائی، بیرونی تجارت اور ترسیلات زر، اور اقتصادی سرگرمیوں کے رجحان پر کیا اثر پڑے گا۔

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں، اقتصادی نتائج میں نمایاں بہتری آئی۔ حقیقی جی ڈی پی کی شرح نمو مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں تیز رفتار ہوئی اور وہ گذشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں تقریباً دوگنی رفتار سے بڑھتی رہی۔ اس میں بڑا کردار صنعتی پیداوار کی بحالی کا تھا جس کے بعد زراعت اور خدمات کے شعبوں کی کارکردگی رہی (شکل 1.1)۔ صارف اشاریہ قیمت اوسط قومی مہنگائی میں مزید کمی آئی، اور یہ وسط مدتی ہدف کی چٹلی حد کے قریب رہی، جبکہ اسٹیٹ بینک کی زر مبادلہ خریداری اور مالی رقوم کی خالص آمدنی نے بیرونی ذخائر کو مضبوط کیا، اگرچہ برآمدات میں کمی آئی تھی (جدول 1.1)۔

ان نتائج کے حصول میں جن چیزوں سے مدد ملی ان میں محتاط زری اور مالیاتی پالیسیاں، جاری ساختی اصلاحات جیسے ضوابط میں نرمی، ٹیرف میں معقولیت لانا، توانائی کے شعبے کی اصلاحات وغیرہ شامل ہیں۔ خاص بات یہ ہے کہ اسٹیٹ بینک نے محتاط زری پالیسی موقف برقرار رکھا، جس سے حقیقی شرح سود مثبت سطح پر رہی۔ مالیاتی استحکام بھی درست سمت پر رہا اور مالیاتی توازن مالی سال 02ء کے بعد پہلی بار سرپلس پر آ گیا، جس میں اہم کردار دراصل

گلہ بانی کے شعبے میں قدرِ اضافی کا بڑھنا زراعتی ترقی کی بنیادی وجہ بنی، جس نے فصلوں کی پیداوار میں کمی کا بخوبی ازالہ کر دیا۔ فصلوں میں بیشتر کمی کپاس اور مکئی کی وجہ سے ہوئی جو سیلاب سے سب سے زیادہ متاثر ہوئی تھیں۔ اس دوران، گنے اور چاول کی پیداوار پچھلے سال کے مقابلے میں زیادہ ہوئی۔ گنے کو فائدہ یوں ہوا کہ بہتر منافع کی وجہ سے اس کا زیادہ رقبہ زیر کاشت آیا اور زیادہ پیداوار حاصل ہوئی۔ چاول کی پیداوار میں اضافہ بنیادی طور پر زیادہ یافتگی کی وجہ سے ہوا جبکہ زیر کاشت رقبہ کم ہو گیا۔

شکل 1.2: بڑے پیمانے کی ایشیائی سازی میں حصہ داری



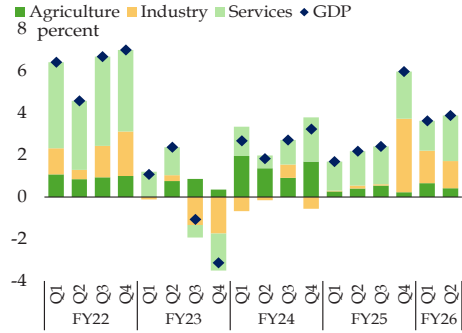
Source: PBS

مزید برآں، سیلاب سے فصلوں کے نقصانات ابتدائی تخمینوں کے مقابلے میں کسی حد تک کم رہے، جس کی جزوی وجہ متاثرہ اضلاع میں بچاؤ اور امداد کی بروقت کارروائیوں کے علاوہ انتظامیہ کے مربوط اقدامات تھے۔ اجناس پیدا کرنے والے شعبوں یعنی صنعت اور زراعت کی بہتر کارکردگی کے اثرات سے خدمات کے شعبے کی نمو میں تھوڑا بہت اضافہ ہوا، جو بنیادی طور پر تھوک اور خوردہ تجارت، نقل و حمل اور ذخیرہ کاری، اور سرکاری انتظامیہ و سماجی تحفظ کی وجہ سے ہوا۔

اقتصادی سرگرمی میں تیزی کا نتیجہ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں درآمدی حجم میں اضافہ کی صورت میں نکلا، اس دوران اجناس کی عالمی قیمتیں

دیکھا گیا۔ تعمیراتی سرگرمیوں کو بنیادی طور پر ترقیاتی اخراجات میں اضافے، خام مال کی لاگت میں کمی، اور حکومت کی رعایتی ہاؤسنگ اسکیم سے فائدہ ہوا۔ بجلی، گیس، اور پانی کی قدرِ اضافی بڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ گرڈ پاور کی نسبتاً کم طلب کے دوران حکومت کی طرف سے ذرائع میں اضافہ ہوا۔

شکل 1.1: حقیقی جی ڈی پی کی نمو میں حصہ داری بلحاظ شعبہ

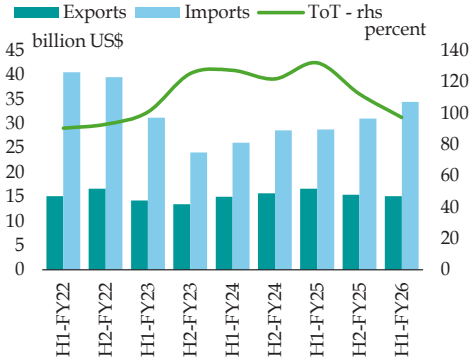


Source: PBS

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں بڑے پیمانے کی ایشیائی سازی کی پیداوار 4.8 فیصد بڑھی جو پچھلے تین سال سے کمی کا شکار ہی تھی۔ بڑے پیمانے کی ایشیائی سازی کی بحالی بنیادی طور پر گاڑیوں، خوراک، ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی پیداوار کی وجہ سے ہوئی (شکل 1.2)۔ گاڑیوں کے شعبے کی مستحکم کارکردگی دراصل کئی عوامل کے مشترکہ اثر سے ممکن ہوئی جن میں مضبوط ملکی طلب، قرض لینے کی لاگت میں کمی، قیمتوں میں نسبتاً استحکام، فروخت میں رعایتی پیشکش، اور خاص طور پر ایس یو وی کے زمرے میں نئی اقسام کی آمد شامل ہیں۔ ٹیکسٹائل اور ملبوسات میں نمو بنیادی طور پر برآمدات بڑھنے سے ہوئی، جبکہ امریکی ٹیرف نسبتاً کم تھے۔ سینٹ اور پٹرولیم کی پیداوار میں اضافہ ملک میں تعمیرات اور نقل و حمل کی سرگرمیوں میں بہتری کے مطابق ہوا۔

کرتی رہتی ہیں، جس سے جاری کھاتے کے خسارے کو معتدل سطح پر رکھنے میں مدد ملتی ہے۔ شرح مبادلہ میں معمولی اضافے، پست کرب پر یکیم، اور خطی ریاستوں میں سازگار لیبر مارکیٹ کے حالات نے ترسیلات زر بڑھانے میں تعاون کیا۔ اس کے علاوہ، حالیہ برسوں میں کارکنوں کی نقل مکانی میں اضافے، نیز حکومت اور اسٹیٹ بینک کی طرف سے لین دین کے اخراجات کم کرنے کے اقدامات سے باضابطہ ذرائع سے ترسیلات زر میں اضافے کی حوصلہ افزائی ہوئی۔

شکل 1.3: بیرونی تجارت اور تناسب تجارت



Source: PBS

جن چیزوں نے اسٹیٹ بینک کو زر مبادلہ کے ذخائر بڑھانے اور بازار مبادلہ میں استحکام کو سہارا دینے کے قابل بنا یا وہ کرنٹ اکاؤنٹ کا محدود خسارہ اور نجی آمدنیوں کا معتدل رہنا ہے (شکل 1.4)۔ مزید برآں، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں اصل قرضوں کی ادائیگیوں کے مقابلے میں سرکاری ادائیگیاں زیادہ تھیں۔

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں مہنگائی میں اعتدال آیا جس کے اسباب ایک ملی حلی محتاط پالیسی کے نتیجے میں بیرونی کھاتوں کی پوزیشن میں بہتری آنا اور شرح مبادلہ میں استحکام، اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں نرمی اور بجلی کے سرکاری نرخوں میں کمی تھی۔ اس عرصے کے دوران صارف اشاریہ

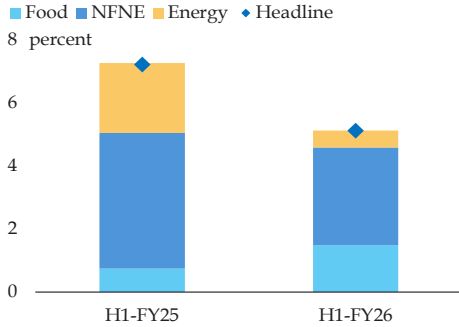
نسبتاً نرم رہیں۔ اگرچہ توانائی اور خام کپاس کی کم قیمتوں نے مجموعی درآمدی بل کو محدود رکھنے میں مدد دی، تاہم تقریباً تمام دیگر اہم زمروں میں درآمدی حجم میں اضافہ ہوا۔ درآمدات کی ساخت میں بھی مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران تبدیلی کے آثار نظر آئے، حالیہ قومی ٹیرف پالیسی 2025ء تا 2030ء کے تحت ٹیرف میں معقولیت لانے سے درآمدی ایشیا کی فہرست میں تبدیلی دیکھی گئی۔ خاص طور پر ان گروپوں میں درآمدی نمو واضح تھی جہاں ٹیرف کم کیا گیا، جیسے مشینری، دھاتیں اور نقل و حمل سے متعلق ایشیا۔

تاہم، عالمی تجارت میں اضافے کے باوجود برآمدات میں کمی واقع ہوئی۔ سب سے نمایاں کمی چاول کی برآمدات میں ہوئی، جبکہ بلند قدر والی ٹیکسٹائل کی برآمدات نسبتاً مستحکم رہیں۔ درآمدات اور برآمدات میں مختلف رجحانات کے علاوہ تجارتی شرائط کی بگڑتی صورت حال (شکل 1.3) کے نتیجے میں تجارتی خسارہ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں تقریباً 36 فیصد بڑھ گیا۔ برآمدات کی پست کارکردگی زیادہ تر غذائی برآمدات، خاص طور پر چاول کی برآمدات میں تیز کمی کا نتیجہ تھی۔ عالمی سطح پر اجناس کی کم قیمتوں کے ساتھ ہی بڑھتی ہوئی مسابقت نے بھی پاکستان کی برآمدات پر اثر ڈالا۔ اجناس کی غیر مستحکم قیمتوں کے اثر کے سوا، پاکستان کی برآمدات کی کارکردگی غیر متاثر کن رہی ہے جیسا کہ گذشتہ دو دہائیوں میں برآمدات کا جی ڈی پی میں تناسب گرنے سے ظاہر ہوتا ہے۔ برآمدات میں کمی ساختی مسائل کی وجہ سے ہے، جن میں کم پیداوار، پالیسی میں تضادات، عالمی ویلیو چین کے ساتھ کمزور روابط، اور مصنوعات اور مارکیٹ کے تنوع کی کمی شامل ہیں۔ ان سب وجوہات کے مجموعی اثر سے پاکستان کی برآمدات قیمت اور طلب کے دھچکوں سے زیادہ متاثر ہوتی ہیں۔

اس سے قطع نظر، کارکنوں کی ترسیلات زر ایشیا اور خدمات کے تجارتی خسارے اور بنیادی آمدنی کے بیشتر خسارے کو آسانی سے مالی مدد فراہم

اگرچہ قوزی مہنگائی (غیر غذائی غیر توانائی) پچھلے سال کے مقابلے میں کم ہوئی، تاہم یہ بلند سطح پر جمی رہی۔ مسلسل دباؤ بنیادی طور پر مکانات کے کرایوں، سونے کی قیمتوں، تعلیمی فیسوں، اور کم از کم اجرت کی مطابقت لانے سے پیدا ہوئے۔ مزید برآں، کارپوریٹ شیئے کے مجموعی منافع میں اضافہ بھی قوزی مہنگائی کے لیے معاون ثابت ہوا کیونکہ بعض شعبوں میں فرموں نے خام مال کی کم لاگت کے باوجود مصنوعات کی قیمتیں بڑھانے کا رجحان ظاہر کیا۔

شکل 1.5: قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی میں حصہ داری

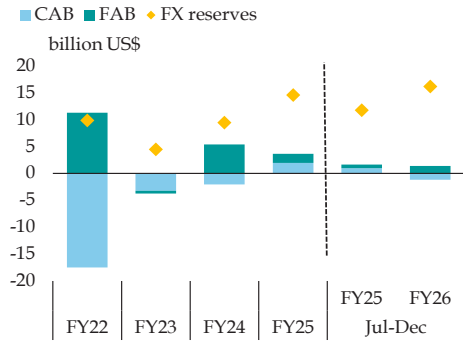


Source: PBS

اسٹیٹ بینک نے محتاط زری پالیسی جاری رکھی تو اس کی وجوہات میں ایک طرف قوزی مہنگائی میں جمود شامل ہے، تو دوسری طرف عالمی تجارتی حرکیات میں تبدیلی، ایشیائی خوردونوش کی غیر مستحکم عالمی قیمتیں، توانائی کی قیمتوں میں غیر متوقع ردوبدل، سیلاب سے منسلک رسدی دھچکے اور گندم کی فراہمی کے بارے میں خدشات بھی شامل ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے جولائی تا اکتوبر 2025ء کے دوران زری پالیسی کمیٹی کے تین اجلاسوں میں پالیسی ریٹ برقرار رکھا۔ دسمبر 2025ء میں، اسٹیٹ بینک نے پالیسی ریٹ 50 بیس پوائنٹس کم کیا کیونکہ ابتدائی تخمینے کے مقابلے میں سیلاب کے اثرات نسبتاً نرم تھے، چنانچہ جون 2024ء کے بعد سے مجموعی کمی 1,150 بی پی ایس تک پہنچ گئی۔

قیمت ملکی مہنگائی اوسطاً 5.2 فیصد رہی، جو گذشتہ سال کے اسی عرصے کی اوسط کے مقابلے میں تقریباً 2 فیصدی درجے کم تھی (شکل 1.5)۔

شکل 1.4: ادائیگیوں کا توازن



Source: SBP

مہنگائی میں عمومی کمی کی وضاحت توانائی اور قوزی مہنگائی میں کمی سے ہوتی ہے، جبکہ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں غذائی گروپ میں قیمتوں کا دباؤ بڑھ گیا۔ غذائی مہنگائی میں اضافہ دراصل اہم غذائی فصلوں، خصوصاً گندم کی کم پیداوار، سیلاب کی بنا پر رسدی رکاوٹوں، اور اجناس کے بازاروں میں موجود خامیوں کے مجموعی اثر کا نتیجہ تھا۔ اس تناظر میں، گندم کی پالیسی میں جاری اصلاحات (پاکس 3.3) سے وسط مدت میں مارکیٹ کی کارکردگی اور قیمتوں کے تعین میں بہتری کی توقع ہے۔

توانائی کی مہنگائی مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران کئی سال کی پست ترین سطح تک گر گئی، جس کی بنیادی وجہ توانائی کی کم عالمی قیمتوں کے مثبت اثرات عوام تک پہنچنا اور بجلی کے شعبے میں اصلاحات ہیں۔ تاہم، پی ڈی ایل اور ماحولیاتی تبدیلی سے متعلق بلند محصولات (levies) نے ابندھن کی ملکی قیمتوں پر خام تیل کی پست عالمی قیمتوں کے اثرات کو جزوی طور پر زائل کر دیا۔

کی ادائیگیوں میں اس تیز رفتار کمی، محاصل میں اضافے، ترسیلات زر کی زیادہ وصولی، اور زرمبادلہ ذخائر میں مسلسل اضافے نے اس طرح ملک کی قرض ادائیگی کی صلاحیت کو بہتر بنایا۔

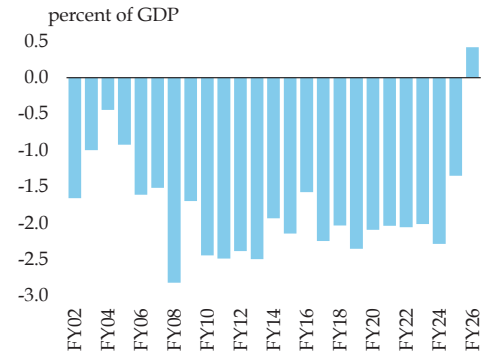
مالی سال 26ء کی دوسری سہ ماہی میں جدولی بینکوں سے حکومت کی میزانیہ قرض گیری میں اضافے اور غیر سرکاری شعبے کو قرض میں اضافے کے نتیجے میں مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران بینکوں کے خالص ملکی اثاثوں میں نمایاں اضافہ ہوا۔ اس کے علاوہ خالص ملکی اثاثوں میں بھی اضافہ مل کر مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایم ٹو کی نمو میں تیزی کی بنیاد بنا۔

جہاں تک واجبات کا سوال ہے تو زیر گردش کرنسی مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں بڑھ گئی کیونکہ ترسیلات زر میں اضافہ ہوا تھا، لین دین کی طلب میں اضافہ ہوا، اور نان فائلرز کے لیے کیش نکالنے پر دوہولڈنگ ٹیکس میں اضافہ ہوا۔ اس کے ساتھ ساتھ جدولی بینکوں سے بلند سرکاری قرض گیری اور نجی شعبے کو قرضے میں توسیع نے بین الہینک سیالیت کی صورت حال پر دباؤ ڈالا۔ اس کے نتیجے میں ہونے والی کمی کو اسٹیٹ بینک کی بازار زر کی سرگرمیوں کے ذریعے پورا کیا گیا۔ بہتر انتظام سیالیت نے بہ وزن اوسط شہینہ ریپوریٹ میں اتار چڑھاؤ کو کم کیا اور پالیسی کی ترسیل کو مضبوط بنایا۔

نجی شعبے کا قرض (پی ایس سی) دسمبر 2025ء کے آخر تک سال بسال 0.9 فیصد بڑھا، جب کہ پچھلے سال اسی مدت میں 22.8 فیصد بڑھا تھا۔ مطلق معنوں میں، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں پی ایس سی میں 992.3 ارب روپے اضافہ ہوا جبکہ پچھلے سال یہ اضافہ 1,978.9 ارب روپے تھا۔ پچھلے سال کی بلند اساس پی ایس سی میں اعتماد آنے کی بڑی وجہ تھی۔ تب بینکوں نے نجی شعبے کو قرض دینے کی سطح میں اضافہ کیا تاکہ ڈپازٹس اور قرضے کے باہمی تناسب کی بنیاد ٹیکس سے بچا جاسکے۔ اقتصادی سرگرمیوں میں تیزی، خام مال کی کم لاگت اور مالکاری کی آسان صورت حال سے مالی

سودی ادائیگیوں میں خاطر خواہ کمی اور مالیاتی کچھائی نے ملک کی قرض کے حوالے سے ذمہ داریوں کو نمایاں طور پر کم کر دیا۔ اس امر نے مستحکم غیر ٹیکس آمدنی، اسٹیٹ بینک کے منافع اور پی ڈی ایل کی وصولیوں کے ساتھ مل کر مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں مالیاتی توازن کو سرپلس میں تبدیل کر دیا (شکل 1.6)، جبکہ پرائمری سرپلس پچھلے سال کی سطح پر برقرار رہا۔ مارک اپ کی کم ادائیگیوں سے ترقیاتی اخراجات، زرعاعت اور گرانٹ بڑھانے میں مدد ملی۔ سماجی اور ترقیاتی اخراجات میں یہ اضافہ اقتصادی نمو کی رفتار کو برقرار رکھنے کے لیے خوش آئند ہے، کیونکہ تخمینوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ترقیاتی اخراجات کا مالیاتی ضارب (multiplier) اخراجات جاریہ کے مقابلے میں کافی زیادہ ہے (ہاگس 4.1)۔

شکل 1.6: مالیاتی توازن - شش 1



Source: MoF

مسلسل مالی استحکام اور سود کی ادائیگیوں میں تیزی سے کمی نے سرکاری قرض کے بڑھنے کی رفتار کو نمایاں طور پر سست کر دیا۔ امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں اضافے اور سرکاری ڈپازٹس کے کم جمع ہونے سے بھی سرکاری قرض کے بڑھنے کی رفتار سست ہوئی۔ مزید برآں، گرتی ہوئی شرح سود سے فائدہ اٹھانے کے لیے حکومت نے بینکوں سے زیادہ تر طویل مدتی معینہ شرح کے وثیقہ جات کے ذریعے قرض لیا اور قلیل مدتی قرض واپس کیا۔ نتیجتاً، اس طرح سرکاری قرض کا عرصیتی خاکہ طویل ہو گیا۔ سود

تجارت میں آزاد روی) نافذ کرنے سے 2 سے 4 سال کے عرصے میں پیداوار میں تقریباً 4 سے 8 فیصد اضافہ ممکن ہے۔ اسی طرح، دوسرے مرحلے کی اصلاحات (قرضے تک رسائی اور لیبر مارکیٹ کی اصلاحات) اسے مزید 3 فیصد بڑھا سکتی ہیں (باکس 2.4)۔ ماحول دوست مالکاری کو وسعت دینا ماحولیاتی طور پر پائیدار بنیادی ڈھانچے اور ماحولیاتی مطابقتی منصوبوں کی جانب فنڈز کی منتقلی میں مزید مددگار ثابت ہو سکتا ہے (باکس 3.2)، جبکہ زرعی قرض تک رسائی بہتر بنانا ماحولیاتی فہم و فراست کاشتکاری کے طریقوں اور جدید ٹیکنالوجی اپنانے میں سہولت فراہم کر سکتا ہے (باکس 3.1)۔

برآمدی شعبوں میں بھی ساختی کمزوریاں واضح ہیں۔ پاکستان کی برآمدات چند مصنوعات اور چند ہی مارکیٹوں تک محدود ہے، جبکہ تکنیکی ترقی اپنانے میں قدامت پسندی موجود ہے۔ یہ امر کپاس کی برآمدات میں معمولی اضافے سے ظاہر ہوتا ہے حالانکہ اس وقت امریکی ٹیرف موافق ہیں (باکس 5.1)، جس سے ٹیکسٹائل کی قدری زنجیر کی خاص طور پر انقلابی اور پائیدار طریقوں کے ذریعے توسیع کی جاسکتی ہے جو مارکیٹ تک رسائی برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے (باکس 5.2)۔

اس طرح یہ ضروری ہو گیا ہے کہ ہم برآمدات کی بنیاد پر اور سرمایہ کاری کو آگے رکھنے والے ترقیاتی ماڈل کی طرف بڑھیں۔ ساختی رکاوٹیں، جیسے ناقص منصوبہ بندی، پالیسی میں تضادات اور نظم و نسق کی خرابیاں، مالی شعبے کی کمزوریاں، اور منصوبوں پر عمل درآمد میں تاخیر دراصل بیرونی براہ راست سرمایہ کاری سمیت سرمایہ کاریوں کو ان شعبوں میں مرکوز رکھتی ہیں جہاں خطرات کم ہوں اور مارکیٹ تلاش کی جاسکتی ہو مثلاً عارضی صارفی مصنوعات، موٹر گاڑیاں، توانائی کا شعبہ وغیرہ۔ ان مسائل کو حل کر لیا جائے تو سرمایہ کاری کو زیادہ پیداواری اور برآمداتی صنعتوں کی طرف راغب کرنے میں مدد مل سکتی ہے، اس طرح مستحکم اور متنوع اقتصادی نمو کو تعاون ملے گا۔ خاص طور پر، ہائی ٹیک مہارتوں اور ڈیجیٹل صلاحیتوں کے

سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران نجی شعبے کی قرضے کی طلب بڑھانے میں مدد ملی۔ رسد ملی پہلو سے، پیک ڈپازٹس میں اضافے نے قرض کے لیے دستیاب رقوم کی موجودگی کو بہتر بنایا۔

تاہم، مجموعی معاشی استحکام کو برقرار رکھنے کے ساتھ ساتھ پاکستان کو پائیدار اور بلند نمو والے راستے کی طرف جانے کے لیے بنیادی اقتصادی اصلاحات کی ضرورت ہوگی تاکہ مستقل موجود ساختی کمزوریوں کو دور کیا جاسکے۔ ان میں کم بچت اور سرمایہ کاری، کمزور مسابقت، جی ڈی پی کے لحاظ سے برآمدات میں کمی، بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی کمی، اور جی ڈی پی میں ٹیکس کی مستقل پست شرح شامل ہیں۔ اس تناظر میں، رپورٹ ایسے کئی بنیادی مسائل کو اجاگر کرتی ہے جو معیشت کی طویل مدتی نمو کی صلاحیت میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔

باکس 2.1: گھرانوں کے مربوط اقتصادی سروے (ایچ آئی ای ایس) کے ڈیٹا کی بنیاد پر تیار کیا گیا ہے اور اس میں گھرانوں کی آمدنی اور خرچ میں بڑھتے ہوئے تفاوت کو اجاگر کیا گیا ہے، جو معاشی فوائد کی غیر متوازن تقسیم کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اسی کے ساتھ زرعی شعبے میں پیداواریت کے مسائل اب بھی نمایاں ہیں۔ اس تناظر میں زراعت کے شعبے میں جدید طرز، جیسے شہری زراعت، تیزی سے پھیلتے ہوئے شہروں میں خوراک کی دستیابی کو بڑھانے میں مدد کر سکتی ہے جبکہ موسمیاتی لچک کو بھی بہتر بنا سکتے ہیں (باکس 2.2)۔

صنعت میں، بجلی سے چلنے والی گاڑیوں کو فروغ دینے کے پالیسی اقدامات گیس کا اخراج اور خام تیل کی درآمدات پر انحصار کم کرنے، توانائی کی کارکردگی بہتر بنانے، اور ٹرانسپورٹ کے شعبے میں جدت لانے کی طرف اہم قدم ہیں (باکس 2.3)۔ مزید برآں، اقتصادی لٹریچر بتاتا ہے کہ پہلے مرحلے کی اصلاحات (نظم و نسق میں بہتری، کاروباری ضوابط میں نرمی اور

1.2 اقتصادی منظر نامہ¹

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں کئی معاشی نتائج اور پیش رفت نے پورے مالی سال 26ء کے لیے مجموعی منظر نامے کو بہتر بنایا ہے (جدول 1.2)۔ تاہم، مشرق وسطیٰ میں جنگ اس منظر نامے کے لیے نمایاں خطرات پیدا کرتی ہے۔ توانائی کی قیمتوں میں اضافے کے علاوہ، سپلائی چین میں خلل، باربرداری کے معاوضوں اور بیمہ پر بیمہ میں اضافہ ملک کے سیکر و آکناٹک منظر نامے پر نمایاں اثر ڈال سکتے ہیں۔ توانائی کی بین الاقوامی قیمتوں میں اضافہ فی الفور ملکی مہنگائی میں شامل ہو گیا، حالانکہ ابتدا میں حکومت نے بیشتر اضافے کو خود برداشت کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ تاہم، اس اضافے کا مالی سال 26ء کی مجموعی اقتصادی سرگرمیوں پر نمایاں اثر متوقع نہیں۔

جدول 1.2: مالی سال 26ء کے لیے کئی معاشی اہداف اور اسٹیٹ بینک کی پیش گوئی

اہداف اور اسٹیٹ بینک کی پیش گوئیاں	ہدف	شرح نمو (فیصد)
حقیقی ڈی ڈی پی الف	4.2	3.75 - 4.75
صارف اشاریہ قیمت (اوسط) الف	7.5	5.0 - 7.0
ترسیلات الف	39.4	41.0 - 42.0
برآمدات (ایف او بی) الف	35.3	29.5 - 30.5
درآمدات (ایف او بی) الف	65.2	63.5 - 64.5
مالیاتی خسارہ ب	3.9	3.5 - 4.5
جاری کھاتے کا خسارہ الف	0.5	0 - 1.0

ماخذ: الف - پاکستان سالانہ منصوبہ 2025-26ء؛ ب - وفاقی بجٹ 2025-26ء

بلند تعدد والے اظہاریوں، بشمول پرچیزنگ منیجرز انڈیکس (پی ایم آئی) (شکل 1.7)، کے تازہ ترین ڈیٹا کے مطابق صنعتی پیداوار، خاص طور پر بڑے پیمانے کی ایشیا سازی، اور تعمیرات نے پہلی دو سہ ماہیوں کی اپنی رفتار

نکھار سے آئی ٹی اور آئی ٹی سے متعلقہ خدمات کے شعبے کی طرف سے سرمایہ کاری مزید بڑھ سکتی ہے (باکس 5.3)۔

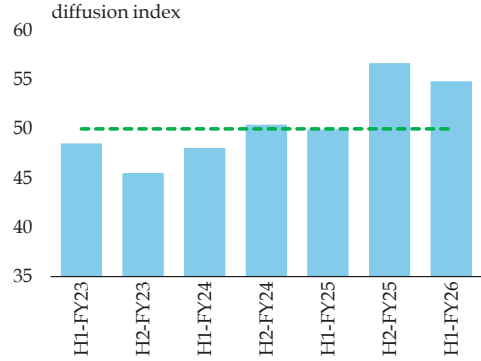
ان ساختی مسائل کے علاوہ، ماحولیاتی تبدیلی بھی پاکستان کی معیشت کے لیے ایک اہم چیلنج کے طور پر ابھری ہے۔ چنانچہ باب 6 ماحولیاتی تبدیلی کے متعدد پہلوؤں اور پاکستان کی معیشت پر ان کے اثرات کے جائزے پر مشتمل ہے۔ پاکستان گرین ہاؤس گیسوں کے عالمی اخراج میں اگرچہ صرف معمولی حصہ ڈالتا ہے، لیکن یہ ماحولیاتی خطرے سے سب سے زیادہ دوچار ممالک میں شامل ہے۔ اسٹاف کے تخمینے ظاہر کرتے ہیں کہ حالیہ ماحولیاتی واقعات نے پاکستان میں نمو اور مہنگائی پر اہم اثرات مرتب کیے ہیں (باکس 6.1)۔ نیز، عالمی بینک کے اندازے کے مطابق مذکورہ اثرات 2050ء تک ملک کی جی ڈی پی پر شدید ہو جائیں گے۔ اسی کے ساتھ، پاکستان کی اخراج کی شدت (emission intensity) نسبتاً زیادہ رہتی ہے، جو ساخت کے نقائص اور کاربن پر انحصار کرتی ہوئی ترقی کی عکاسی کرتی ہے۔ یہ امر بدلتے ہوئے عالمی ماحولیاتی ضوابط اور تجارتی فریم ورک کے تناظر میں چیلنج کا سبب ہے۔

ماحولیاتی تبدیلی سے نمٹنے کے لیے پاکستان کی محدود تیاریوں کے باعث یہ کمزوریاں مزید پیچیدہ ہو جاتی ہیں، خواہ وہ مطابقتی اقدامات ہوں یا تخفیفی۔ کئی مسائل ماحولیاتی اقدامات میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں: پالیسی کے ہم آہنگ رہنے میں نقائص، پالیسی اور ادارہ جاتی فریم ورک میں عمل درآمد کے نقائص، محدود تکنیکی استعداد، انسانی وسائل کی کمی، اور معاشرتی تیاری کی ناکافی سطح۔ اس کے علاوہ، مطابقتی اور تخفیفی اقدامات کے لیے جو معقول سرمایہ کاری درکار ہے، وہ بھی زیادہ تر پوری نہیں ہو رہی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ ماحولیات سے متعلق بین الاقوامی رقوم کی آمد کم ہے اور ملک میں سرکاری و نجی شعبے کی مالکاری میں بھی مشکلات حائل ہیں۔

¹ اس سیکشن میں پیش کیا گیا سیکر و آکناٹک منظر نامہ 30 اپریل 2026ء تک کے ڈیٹا اور پیش رفت پر مبنی ہے۔

فروری 2026ء تک برقرار رکھی۔ تاہم جنگ مالی سال 26ء کے آخر میں پیداوار پر اثر ڈالنا شروع کر سکتی ہے۔

شکل 1.7: پرچیزنگ انڈیکس



Source: SBP

میں اضافے کو صارفین پر منتقل کیا ہے۔ تیل کی قیمتوں کے دھچکے بھی تیزی مہنگائی بڑھانے کے نمایاں خطرات پیدا کرتے ہیں کیونکہ لاگت پر دباؤ بڑھے گا، دور ثانی کے اثرات اور مہنگائی کی توقعات بھی بڑھ جائیں گی۔ یہ پیش رفت ظاہر کرتی ہے کہ صارف اشاریہ قیمت قومی مہنگائی (سال بسال) مالی سال 26ء کے باقی مہینوں اور مالی سال 27ء میں وسط مدتی ہدف کی حد سے 7 فیصد کے اوپر کی سرے سے بڑھنے کا امکان ہے۔

توانائی کی قیمتوں میں اضافے اور بیمہ و بار برداری معاوضوں میں اضافے سے بھی توقع کی جا رہی ہے کہ پاکستان کا درآمدی بل اور بار برداری اخراجات بڑھ جائیں گے۔ تاہم، حکومت کا یہ فیصلہ کہ تیل کی قیمتوں میں اضافے کے اثرات کو توانائی کی ملکی قیمتوں پر منتقل کیا جائے، اور ساتھ ہی توانائی بچانے کے اقدامات پر عمل کیا جائے، ممکنہ طور پر ملکی طلب کم رکھنے اور اس طرح توانائی کی درآمدی مقدار گھٹانے میں مدد دے گا۔ نیز، ایل این جی کی درآمدات میں کمی توانائی کی درآمدات کو مزید کم کر سکتی ہے۔

دوسری طرف، برآمدات کمزور رہنے کی توقع ہے کیونکہ عالمی معاشی نمو میں سست روی کا امکان ہے۔ دیگر عوامل یہ ہیں: کئی سال سے چاول کی کم قیمتیں؛ پاکستان کی مغربی سرحد کی بندش؛ اور بیرونی ترقی میں جاری رد و بدل کی وجہ سے عالمی تجارتی بہاؤ کی نئی ترتیب۔ اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ مالی سال 21ء اور مالی سال 25ء کے درمیان خلیجی ممالک سے آنے والی ترسیلات مجموعی ترسیلات کا تقریباً 55 فیصد تھیں، کارکنوں کی ترسیلات بھی مالی سال 26ء کی چوتھی ماہ میں متاثر ہو سکتی ہیں۔ تاہم، بحیثیت مجموعی ترسیلات مالی سال 26ء میں مضبوط رہنے کی توقع ہے، جو بڑھے ہوئے تجارتی خسارے کو جزوی طور پر کم کریں گی۔ چنانچہ، جاری کھاتے کا خسارہ اب بھی ڈی پی کے 1.0 فیصد تک رہنے کی توقع ہے۔

گندم کی بوائی اور خام مال سے متعلق تازہ ترین معلومات گذشتہ سال کے مقابلے میں گندم کی فصل کے بہتر امکانات ظاہر کرتی ہیں، اگرچہ یہ مالی سال 26ء کے ہدف سے قدرے کم ہیں۔ اس کے علاوہ گئے اور چاول جیسی خریف کی بڑی فصلوں پر سیلاب کے توقع سے کم شدید اثرات کے باعث امکان ہے کہ زرعی شعبہ مالی سال 26ء میں نسبتاً بہتر کارکردگی دکھا سکے گا۔ زراعت اور صنعت کی کارکردگی خدمات کے شعبے پر مثبت اثرات ڈالے گی۔ چنانچہ توقع ہے کہ حقیقی جی ڈی پی کی شرح نمو 3.75 فیصد سے 4.75 فیصد تک کے درمیان رہے گی۔

غذائی فصلوں کی پیداوار بڑھنے، اور علاقائی تنازعات کی وجہ سے محدود برآمدات کے باعث توقع ہے کہ غذائی مہنگائی معتدل ہو جائے گی، اور اگر مالی سال 26ء کی دوسری ششماہی میں نقل و حمل کے اخراجات بڑھ بھی گئے تو اسے اس ذریعے سے جزوی طور پر متوازن کیا جاسکتا ہے۔ توانائی کی مہنگائی بڑھنے والی ہے کیونکہ حکومت نے جنگ چھڑنے کے بعد تیل کی عالمی قیمتوں

ترسیلات کے بہاؤ پر اثر پڑ سکتا ہے، جبکہ یہ ترسیلات تجارتی خسارہ پورا کرنے اور زر مبادلہ کی مارکیٹ میں استحکام برقرار رکھنے میں اہم رہی ہیں۔ دوسرے، رسدی زنجیر میں رکاوٹیں، خاص طور پر اہم خام مال اور مشینری کی درآمد متاثر ہونے سے صنعتی پیداوار کے ساتھ ساتھ برآمدات کو بھی متاثر کر سکتی ہیں۔ اسی طرح، کھاد کی کمی فصل کی پیداوار پر اثر ڈال سکتی ہے۔

تیسرے، معاشی سرگرمیوں میں سست روی ممکنہ طور پر محاصل کی پیداوار پر اثر ڈال سکتی ہے۔ دوسری طرف، صوابدیدی اخراجات کی ضرورت پڑنے پر اضافی آمدنی کے اقدامات بھی ضروری ہو سکتے ہیں، جن کے مہنگائی پر اثرات پڑ سکتے ہیں۔ آخری بات، یہ پیش رفت اور نتائج مہنگائی کی توقعات کو بھی بڑھا سکتے ہیں، جو اب تک خوب مستحکم رہی ہیں۔ تاہم، اسٹیٹ بینک میکرو اکنامک استحکام برقرار رکھنے کے لیے، خصوصاً مہنگائی کو قابو میں رکھنے، اقتصادی سرگرمیوں کو سہارا دینے، اور زر مبادلہ ذخائر کو برقرار رکھنے کے لیے مناسب اقدامات جاری رکھے گا۔

جنگ کے اور توانائی کی قیمتوں میں اضافے کے اثرات ٹیکس اور غیر ٹیکس آمدنی اور حکومت کے صوابدیدی اخراجات پر پڑتے ہیں۔ خاص طور پر، تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے بعد ایندھن کی ملکی قیمتوں میں ہونے والا ردوبدل ممکنہ طور پر توانائی کی زراعت بڑھائے گا۔ نیز، پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے اور توانائی بچانے کے اقدامات نافذ ہونے کے بعد پٹرولیم مصنوعات کی فروخت (تجم کے اثر سے) کم ہونے کی وجہ سے پی ڈی ایل کی وصولی بھی متاثر ہو سکتی ہے۔ تاہم، ترقیاتی بجٹ کم کرنے کے سرکاری فیصلے سے اس اثر کو کچھ کم کیا جاسکتا ہے۔ مجموعی طور پر، اسٹیٹ بینک کے نزدیک مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کے 3.5 سے 4.5 فیصد کی حد میں متوقع ہے۔

اگرچہ مستقبل قریب میں عمومی طور پر استحکام برقرار ہے گا، لیکن سپلائی چین کی بحالی اور عالمی اقتصادی سرگرمی پر جنگ کے دیرپا اثرات وسط مدت میں معاشی استحکام کے لیے اہم چیلنج بن سکتے ہیں۔ سب سے پہلے، خلیج میں غیر یقینی اقتصادی صورت حال کے سبب معاشی سرگرمی سست ہونے سے